إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ..
ششماہی ..
سہ ماہی ..
بیرون ہند سالانہ ..

تار کا پتہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۴۳

جلد ۲۷ ۔ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ ۔ یوم پنجشنبہ ۔ مطابق ۱۳ جولائی ۱۹۳۹ء ۔ نمبر ۱۵۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ جولائی ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف اور سر درد کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ۔

میاں انس احمد ابن صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو بخار سے افاقہ ہے۔ لیکن کھانسی بدستور ہے نیز صاحبزادہ مرزا وسیم احمد و صاحبزادہ مرزا نعیم احمد ابھی تک بیمار ہیں ۔ دعا ئے صحت کی جائے ۔

آج بعد نماز مغرب مسجد محلہ دارالفتوح میں حضرت سید محمد اسحاق صاحب نے دارالشیوخ کے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے اپیل کی جس پر بہت سے اصحاب نے لحاف ۔ بستر اور چارپائیوں کے علاوہ نقد رقوم کے بھی وعدے کئے ۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب امرتسر ہسپتال میں بغرض علاج ایک ماہ تک مقیم رہ کر اور اب تبدیلی آب و ہوا کے لئے کراچی تشریف لے گئے ہیں ۔ انہیں پہلے سے کچھ افاقہ ہے ۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے ۔

جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ بعارضہ بخار بیمار ہیں ۔ دعا ئے صحت کی جائے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عملی نمونہ ۔ اصلاح کا بہترین ذریعہ ہے

کوئی مدرسہ بھی کفایت نہیں کر سکتا ۔ جتنا خاوند کا عملی نمونہ کفایت کرتا ہے ۔ خاوند کے مقابلہ میں عورت کے بھائی بہن وغیرہ کا بھی اثر کچھ اس پر نہیں ہوتا ۔ خدا نے مرد و عورت دونوں کا ایک ہی وجود فرمایا ہے ۔ یہ مردوں کا ظلم ہے ۔ کہ وہ اپنی عورتوں کو ایسا موقعہ دیتے ہیں ۔ کہ ان میں نقص پکڑیں ۔ ان کو چاہیئے ۔ کہ عورتوں کو ہرگز ایسا موقعہ نہ دیں ۔ کہ وہ یہ کہہ سکیں ۔ کہ تو فلاں بدی کرتا ہے ۔ بلکہ عورت ٹکر مار مار کر تھک جائے ۔ اور کسی بدی کا پتہ اسے مل ہی نہ سکے ۔ تو اس وقت اس کو دینداری کا خیال ہوتا ہے اور وہ دین کو سمجھتی ہے ۔ مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے ۔ پس اگر وہی بد اثر قائم کرتا ہے ۔ تو پھر کس قدر بد اثر پڑنے کی امید ہے ۔ مرد کو چاہیئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقعہ پر استعمال کرے ۔ مثلاً ایک قوت غضبی ہے ۔ جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو ۔ تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے ۔ جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے ۔ جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے ۔ اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے ۔ بلکہ اگر کوئی مخالف ہو ۔ تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے ۔ مرد کی ان تمام باتوں اور اوصاف کو عورت دیکھتی ہے ۔ کہ میرے خاوند میں فلاں فلاں اوصاف تقویٰ کے ہیں ۔ جیسے سخاوت ، حلم ، صبر اور جیسے اسے پرکھنے کا موقعہ ملتا ہے ۔ وہ دوسرے کو مل نہیں سکتا ۔ اسی لئے عورت کو سارق بھی کہا ہے ۔ کیونکہ وہ اندر ہی اندر اخلاق کی چوری کرتی رہتی ہے ۔ حتیٰ کہ آخر کار ایک وقت پورا اخلاقی

"مرد اگر پارسا طبع نہ ہو ۔ تو عورت کب صالح ہو سکتی ہے ۔ ہاں اگر مرد خود صالح بنے ۔ تو عورت بھی صالح بن سکتی ہے ۔ قول سے عورت کو نصیحت نہ دینی چاہیئے ۔ بلکہ فعل سے اگر نصیحت دی جائے ۔ تو اس کا اثر ہوتا ہے ۔ عورت تو در کنار اور بھی کون ہے ۔ جو صرف قول سے کسی کی مانتا ہے اگر مرد کوئی کجی یا خامی اپنے اندر رکھے گا ۔ تو عورت ہر وقت کی اس پر گواہ ہے ۔ اگر وہ رشوت لے کر گھر آیا ہے ۔ تو اس کی عورت کہے گی ۔ کہ جب خاوند لایا ہے تو میں کیوں حرام کہوں ۔ غرضکہ مرد کا اثر عورت پر ضرور پڑتا ہے ۔ اور وہ خود ہی اسے خبیث اور طیب بناتا ہے ۔ اس لئے لکھا ہے ۔ اَلْخَبِيثٰتُ لِلْخَبِيثِينَ ..... وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِينَ ۔ اس میں یہی نصیحت ہے ۔ کہ تم طیب بنو ۔ ورنہ ہزار دوں ٹکریں مارو ۔ کچھ نہ بنیگا ۔ جو شخص خدا سے خود نہیں ڈرتا ۔ تو عورت اس سے کیسے ڈرے ۔ نہ اسے مولوی کا وعظ اثر کرتا ہے ۔ نہ خاوند کا ۔ ہر حال میں عملی نمونہ اثر کیا کرتا ہے ۔ بھلا جب خاوند رات کو اٹھ کر دعا کرتا ہے ۔ روتا ہے تو عورت ایک دن دو دن تک دیکھیگی ۔ آخر ایک دن اسے بھی خیال آئیگا اور ضرور متاثر ہوگی ۔ عورت میں متاثر ہونے کا مادہ بہت ہوتا ہے یہی وجہ ہے ۔ کہ جب خاوند عیسائی وغیرہ ہوتے ہیں ۔ تو عورتیں ان کے ساتھ عیسائی وغیرہ ہو جاتی ہیں ۔ ان کی درستی کے واسطے

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

مسئلہ ڈینزگ کے متعلق برطانوی وزیر اعظم کا بیان

لنڈن سے ۱۰ جولائی کی خبر ہے کہ آج دارالعوام میں وزیر اعظم نے مسئلہ ڈینزگ کے متعلق ایک اہم بیان دیا جس میں کہا کہ سردست ڈینزگ کے مقامی حالات کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ میں اس وقت جو کچھ کہونگا وہ اس کے عام سیاسی حالات کے متعلق ہوگا۔ حکومت برطانیہ اس مسئلہ پر بے حد دلچسپی لے رہی ہے اور حکومت فرانس و پولینڈ کے مشورہ سے ہر قدم اٹھاتی ہے۔ یہ شہر پولینڈ کی واحد بحری بندرگاہ کا راستہ ہے اور اس لئے اس کی تجارتی زندگی کے لئے اس کی آزادی بے حد ضروری ہے۔ اگر پولینڈ کا یہ راستہ بند کر دیا جائے تو اس کے یہ معنے ہونگے کہ اس کی تجارتی اور اقتصادی زندگی کا خاتمہ کر دیا جائے گو یہ کچھ عرصہ سے ایک جرمن شہر بن چکا ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی ترقی و خوشحالی سراسر پولینڈ کے ساتھ وابستہ ہے ڈینزگ میں جرمنوں پر کوئی پابندی عائد نہیں۔ وہ وہاں آزاد شہریوں کی طرح رہتے سہتے ہیں۔ بلکہ شہر کا نظم و نسق بھی جرمنوں کے ہاتھ میں ہے لیکن یہ امر اشد ضروری ہے کہ اس کی موجودہ پوزیشن کو برقرار رکھا جائے۔ خود جرمن گورنمنٹ نے دس سالہ معاہدہ کے ذریعہ یہ اقرار کیا ہے کہ ۱۹۴۴ء تک اس کی موجودہ پوزیشن کو برقرار رکھے گی۔ لیکن اگر اس نے اپنے وعدوں کا پاس نہ کیا۔ اور پولینڈ کو اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے مسلح مقابلہ کرنا پڑا۔ تو برطانیہ اس کی امداد ضرور کرے گا۔ تقریر کے آخر میں آپ نے کہا۔ کہ یہ مسئلہ کوئی ایسا مشکل مسئلہ نہیں۔ کہ جس کا حل نہ سوچا جا سکے۔ پولش وزیر خارجہ کرنل بیک یہ اعلان کر چکا ہے کہ اس قضیہ کو اگر نیک نیتی سے حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو بڑی آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔

برطانوی سفیر مقیم وارسا بعض اہم اطلاعات کے ساتھ لنڈن آیا ہے۔ چنانچہ آج اس نے وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ اور اس کے ساتھ وزیر اعظم اور وزیر خارجہ کے مابین تبادلہ خیالات ہوا۔ وارسا سے ۱۰ جولائی کی خبر ہے۔ کہ حکومت پولینڈ نے تمام ملک کے اخبارات کو حکم دیا ہے۔ کہ جرمنی کے متعلق اپنے لب و لہجہ میں نرمی اختیار کریں۔ تا حالات میں کوئی مزید نزاکت نہ پیدا ہو۔

ڈینزگ سے ۱۰ جولائی کی خبر ہے کہ نازی پریس مسٹر چیمبرلین کی اس تقریر سے خوش نہیں۔ بلکہ سمجھ رہا ہے کہ اس بیان میں جرمن اس صورت میں کوئی دلچسپی لے سکتے ہیں۔ کہ برطانیہ ڈینزگ کے بارہ میں پولینڈ کی حوصلہ افزائی ترک کر دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان اور برطانیہ کے تعلقات

ٹوکیو سے ۱۰ جولائی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جاپان اور برطانیہ میں جو گفت و شنید ہونے والی ہے۔ اس میں جاپان کے رد بہ کے سوال پر وزیر خارجہ اور وزیر جنگ میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے جسے دور کرنے کے لئے کانفرنس منعقد ہو رہی ہیں۔ جاپانی پریس اس امر پر بہت زور دے رہا ہے۔ کہ اس گفتگو کو صرف ٹین سین کے سوال تک ہی محدود نہ رکھا جائے۔ بلکہ اس کے آغاز سے پیشتر برطانیہ سے وعدہ لیا جائے۔ کہ وہ آئندہ کسی رنگ میں بھی جنرل چیانگ کائی شیک کی امداد نہیں کرے گا۔ اس امداد کی وجہ سے جاپانیوں میں انگریزوں کے خلاف جذبات نفرت بڑھ رہے ہیں۔

ٹوکیو سے ۱۰ جولائی کی خبر ہے کہ برطانیہ کے خلاف جاپان کے طول و عرض میں مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔ شمالی چین میں جو جنگ جاری ہے۔ اس میں جاپانی افواج برطانیہ کے خلاف بھی اقدام کرنے سے گریز نہیں کرتیں۔ چنانچہ انہوں نے بمباری کر کے کئی امریکن اور برطانوی مشن تباہ کر دیئے ہیں۔ اور کئی ایک کو نذر آتش کر دیا ہے۔ آج برطانوی دارالعوام میں بعض ممبروں کی طرف سے چین کی صورت حالات کے متعلق دریافت کیا گیا۔ حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ وہاں کے حالات اب رو بہ اصلاح ہیں۔ اور برطانوی باشندوں پر جو پابندیاں عائد کی گئی تھیں۔ ان میں کمی ہو گئی ہے۔ برطانیہ کے خلاف جاپانیوں کے غیظ و غضب کو برطانوی پریس ایک ناکام اور شکست خوردہ فریق کے غصہ سے تعبیر کر رہا ہے اور لکھتا ہے کہ چونکہ جنرل چیانگ کائی شیک کے مقابلہ میں اسے سخت ذلت نصیب ہوئی ہے اس لئے وہ جھلا جھلا کر برطانیہ سے الجھنا چاہتا ہے۔ ایک جاپانی مدبر نے اس امر کا اعتراف کر لیا ہے۔ کہ چین کی تسخیر میں ہم ناکام رہے ہیں۔ شنگھائی سے ۲۰-۲۵ میل کے فاصلہ پر اب بھی چینی افواج موجود ہیں۔ جو ہمیں پریشان کر رہی ہیں۔

ترکی کے وزیر خارجہ کی تقریر

انقرہ سے ۹ جولائی کی خبر ہے کہ ترکی کے وزیر خارجہ سراج اوگلو نے مجلس ملیہ میں بین الاقوامی حالات پر اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا۔ کہ سیاسی ضروریات نے برطانیہ فرانس اور ترکی کو ایک سلک میں منسلک کر دیا ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ دیگر ممالک سے ہم برسر پرخاش ہیں۔ دنیا میں امن و امان کے قائم رہنے کی جو بنیادی پالیسی ہے اس میں اس معاہدہ سے کوئی فرق نہیں آیا۔ ہم بدستور دنیا میں قیام امن کے آرزومند ہیں۔ اور جرمنی اور اٹلی کی طرف دوستانہ تعلقات کے لئے دست تعاون دراز کرنے میں ہمیں کوئی تامل نہیں۔ روس کے ساتھ ہمارے تعلقات بے حد خوشگوار اور دوستانہ ہیں۔ اور ریاست ہائے بلقان قیام امن میں بہت حصہ لے رہی ہیں۔ لیکن اپنی امن پسندانہ پالیسی کے اظہار کے ساتھ مجھے یہ بھی واضح کر دینا چاہیئے۔ کہ ہمیں اپنے قوی اور جنگجو سپاہیوں پر کامل اعتماد ہے۔ اور کسی نے ہمارے خلاف کوئی جارحانہ قدم اٹھایا۔ تو ہم اس کا دندان شکن جواب دیں گے۔ اور ثابت کر دکھائیں گے کہ ہم لڑنا اور لڑ کر فتح حاصل کرنا خوب جانتے ہیں۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی رمضان ولد گمان ذات ارائیں سکنہ چپیال تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۲ ۸/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جملہ مذکور صدر جھنگ پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۶ ۶/۳۹

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی نرومان سنگھ ولد بھائی آس سنگھ ذات ... سکنہ پاغ تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۳ ۸/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جملہ مذکور صدر جھنگ پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۶ ۶/۳۹

دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شاہی حاذق طبیب حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے

مجربات سے فائدہ حاصل کرو

پچیس سال سے یہ شفاخانہ کام کر رہا ہے

ہم نے محض خدا تعالےٰ پر بھروسہ کر کے یہ شفاخانہ کھولا ہے۔ اس میں وہی نسخہ جات طیار کئے جاتے ہیں۔ جو شاہی حکیم حضرت مولوی نور الدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سابق طبیب ریاست جموں وکشمیر کے سالہا سال تک تجربہ میں آچکے ہیں۔ مریض کی صحت اور شفا کی گارنٹی کا دعوےٰ بے باکی اور جرأت ہے۔ شفا دینا محض اللہ تعالےٰ کا کام ہے ہم اتنا دعویٰ ضرور کریں گے۔ کہ جس مرض کا جو علاج مولوی صاحب کے عام تجربہ میں مفید ثابت ہوا ہے۔ اُسے ہی ہم استعمال کرتے ہیں اور نہایت نیک نیتی سے نسخہ کے اجزاء کو ترکیب دیتے ہیں۔ ہمارے ذاتی تجربہ اور قابلیت کے متعلق خود حضرت مولوی صاحب موصوف کی یہ رائے ہے۔

حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی رائے

"میں تصدیق کرتا ہوں کہ فضل الرحمٰن میرے تجارب سے واقف اور خوب واقف ہے۔ بعض خطرناک بیماریوں نفث الدم اور دق وغیرہ میں نے اس نے بڑی جانفشانی سے علاج کیا اور کامیاب ہوا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اگر وہ تقوےٰ سے کام لے گا۔ تو اس کو خود بھی اور اس کے باعث بہتوں کو فائدہ پہنچے گا۔ الٰہی میرا یہ گمان سچ ہو۔" نورالدین

بیاض نورالدین ہر دو حصہ قیمت ۵ روپے

بایں ہمہ ہم وعدہ کرتے ہیں۔ کہ مریض کے مفصل حالات آنے پر حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مجربات دیکھنے کے بعد نسخہ تیار ہوگا۔ کمزوری ضعف دماغ کا علاج ہم کر سکتے ہیں اور بڑی توجہ اور ہمدردی سے کرتے ہیں۔ مگر عام اشتہاری طبیبوں کی طرح ہم دھوکا نہیں دینا چاہتے۔ کہ ہماری فلاں دوائی فلاں مرض کے لئے حکمی اور شرطیہ فائدہ کرتی ہے۔ کیونکہ خاص خاص طبائع میں خاص خاص ادویات فائدہ کرتی ہیں۔ اور دنیا میں طبائع مختلف ہیں۔ پس مفصل کیفیت آنے پر ہم دوائی تیار کر کے ارسال کر سکتے ہیں۔ اور یہی ہمارا طریق عمل ہے۔

مندرجہ ذیل ادویات ہر وقت ہمارے پاس تیار رہتی ہیں

(۱) سرمہ زنگاری آنکھوں کی بہت سی امراض مثلاً جالا۔ دھند۔ سبل۔ جرب وغیرہ میں مفید ہے قیمت فی تولہ ۱؍

(۲) سرمہ نورالعین۔ آنکھوں کے اکثر امراض مثلاً ضعف، ککرے۔ دھند۔ بیاض وغیرہ کے لئے مفید ہے۔ جس کا بڑا جزو ماميران ہے قیمت فی تولہ ۸؍

(۳) شربت ابریشم مفرح ومقوی دل گرمیوں کا بے نظیر تحفہ قیمت فی بوتل ۱۲؍

(۴) حبوب باؤگولہ یا ہسٹریا۔ بہت ہی مفید ہیں قیمت فی ڈبیہ ۱۰۰ گولی ۸؍

(۵) حب ضیق النفس قیمت فی ڈبیہ ۸؍ کشتہ طلاء طاقت کی بے نظیر دوا ہے قیمت فی خوراک ۱؍

(۶) مرض اٹھرا کا علاج مکمل ایام حمل سے تا اختتام ایام رضاعت کل دوائی کی قیمت ۱۵ عہ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار ہوگا۔

(۷) نوٹ۔ مجربات نور الدین اور رسالہ طبیب حاذق جو حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ساری بیاض اور مجربات سے مکمل کیا گیا ہے۔ وہ بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ مجربات سے فائدہ اٹھانے والے بہت جلد خرید کریں۔

المشتہر۔ مفتی فضل الرحمٰن حکیم منیجر شفاخانہ فضل رحمانی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات

آپکے شاگرد کی دوکان سے

حبوب عنبری (رجسٹرڈ) یہ گولیاں عنبر مشک موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال ان لوگوں کے لئے جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ گئے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق حافظہ کمزور اعضاء رئیسہ بگڑ چکے ہوں۔ کمر درد کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ وشریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ و چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجت منی آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۲ گولی پندرہ روپے ۱۵ عہ

حب مفید النساء یہ گولیاں عورتوں کی مشکلکشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کولہوں کا درد متلی قے چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا مونہہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک دو روپے (عہ)

مفرح مروارید عنبری یہ ان قیمتی اجزاء سے مرکب ہے۔ موتی۔ یاقوت۔ زمرد زہر مہرہ۔ خطائی۔ عنبر اشہب۔ کستوری بھیالی۔ کشتہ عقیق۔ کشتہ مرجان۔ کشتہ یشب۔ زعفران وغیرہ یہ بے نظیر مرکب دل و دماغ جگر کو طاقت دیتی ہے۔ حافظہ کو بڑھاتی ہے۔ خفقان نسیان کی دشمن ہے۔ خون کی کمی ہر کے جگروں کو دور کرتی ہے۔ دل میں خوشی۔ سرور پیدا کرتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے اکسیر صفت ہے۔ دل کو قوی۔ بدن کو موٹا اور چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔ ایسی مستورات جن کا دل دھڑکتا ہو۔ رحم کمزور ہو۔ ضعف جگر ہو۔ اسقاط حمل یا اٹھرا کی شکایت ہو ان کے لئے مسیحائی اثر رکھتی ہے۔ ایام ماہواری کی کمی کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بوڑھے جوان مرد۔ عورت سب کے لئے اکسیر ثابت ہو چکی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ پانچ تولہ تین روپے بارہ آنہ

تریاق معدہ وامعاء یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہو جاتی ہے درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی۔ گڑگڑاہٹ کھٹے ڈکار۔ متلی قے بار بار پاخانہ آنا اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ ہر موسم میں اس کی ضرورت رہتی ہے۔ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک

المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ

اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۱۰ جولائی - کشمیری بازار میں ہیٹرک پر تار کول بچھایا جارہا تھا کہ ایک ٹینکی میں آگ لگ گئی جس نے بہت جلد دونو جانب کی دکانوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ سات آٹھ دکانیں آناً فاناً جل کر راکھ ہوگئیں۔ نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ کا کیا جاتا ہے۔ تمام دکانیں مسلمانوں کی تھیں۔ دو تین گھنٹہ کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پایا گیا۔

کراچی ۱۰ جولائی - حکومت سندھ کوشش کر رہی ہے کہ سندھ کے لئے ایک علیحدہ یونیورسٹی قائم کرے۔ امید ہے ۱۹۴۳ء تک یہ قائم ہو جائے گی۔ وزیر تعلیم نے ماہرین تعلیم سے درخواست کی ہے کہ اس سلسلہ میں ایک سکیم پیش کریں۔

کلکتہ ۱۰ جولائی - وزارت پارٹی کی طرف سے اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جارہا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ کابینہ بنگال پندرہ وزراء پر مشتمل ہو۔ دس مسلمان اور پانچ ہندو ہوں۔ ہر وزیر کے لئے کم سے کم دس ممبروں کی حمایت حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ اس تجویز کا مقصد یہ ہے کہ وزارت کو مستحکم بنایا جائے۔

بمبئی ۱۰ جولائی - مسٹر بوس نے حکومت بمبئی کی تحریک امتناع شراب کے متعلق ایک بیان دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اس صوبہ میں یہ تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور اگر ہو۔ تو حکومت کا کام چلانے کے لئے کم سے کم ایک کروڑ روپیہ صرف اہل بمبئی کو بطور ٹیکس دینا پڑے گا۔

برگوس ۱۰ جولائی - جنرل فرینکو ۱۵ جولائی کو عازم افریقہ ہوگا۔ اور ہسپانوی مراکش کا دورہ کرے گا۔

ایبٹ آباد ۱۰ جولائی - گاندھی جی نے آج سرحدی گاندھی سے طویل گفتگو کی۔ جس میں کانگریسیوں کی اندرونی خرابیاں اور ان کے دور کرنے کے ذرائع پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔

جدہ ۱۰ جولائی - سفیر عراق متعینہ جدہ حال میں یمن سے واپس آئے ہیں آپ نے ایک ملاقات میں کہا۔ کہ حکومت یمن اپنی مملکت کی حفاظت کے لئے پوری طرح آمادہ ہے۔ اور جزیرہ شیخ سعید کی حفاظت کے لئے دس لاکھ روپیہ جمع کر رہی ہے۔

برگوس ۱۰ جولائی - رسلا منقا کے قریب ایک ہسپانوی اسلحہ خانہ میں آگ لگ گئی ہے۔ جس سے ۸۶ اشخاص ہلاک اور ۳۰۰ سے زائد مجروح ہوئے دھماکا کی آواز میلوں تک سنائی دی۔

آگرہ ۱۰ جولائی - احرار نے مدح صحابہ کی جو تحریک یہاں جاری کی تھی۔ اس کے متعلق حکومت سے مصالحت ہو گئی ہے حکومت نے سنیوں کے اس حق کو تسلیم کر لیا ہے۔ دفعہ ۱۴۴ واپس لے لی ہے اور مولوی احمد سعید و دیگر قیدی رہا کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۱۰ جولائی - وزیر خارجہ لتھوانیا نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس ملک کو اپنی آزادی کے لئے کسی دوسری حکومت کی گارنٹی کی ضرورت نہیں۔ انجمن اقوام کی ناکامی کے بعد اب چھوٹی چھوٹی حکومتوں کے لئے صرف ایک ہی چارہ کار باقی ہے کہ وہ بالکل الگ تھلگ رہیں۔

میکسیکو ۱۰ جولائی - حکومت نے غیر ملکی کمپنیوں سے تیل کے چشمے واپس لے لئے ہیں۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ انہیں دس سال کے عرصہ میں معاوضہ ادا کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۰ جولائی - آرچ بشپ آف کنٹربری نے اپنی ایک تقریر میں حالات حاضرہ پر بحث کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس وقت ڈینزگ پر تمام دنیا کے امن و امان کا انحصار ہے۔ اگر فریقین عقلمندی سے کام لیں۔ تو گفت و شنید سے یہ مسئلہ طے ہو سکتا ہے۔

شملہ ۱۰ جولائی - حکومت ہند کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں غیر ملکی بالخصوص نازی پروپیگنڈا سے وہ بخوبی واقف ہے۔ اور اس کے انسداد کے لئے وہ بعض صوبائی حکومتوں کو گرانٹ دینے کے لئے تیار ہے۔ لیکن فی الحال اس کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔ البتہ بمبئی میں فوری روک تھام کی جائے گی۔

ہنگ کانگ ۹ جولائی - چینی مسلمانوں کی نیشنل فیڈریشن نے اعلان کیا ہے کہ اس وقت تک چین کی ۲۰۵ مسجدیں جاپانی بمباری سے شہید ہو چکی ہیں وزارت خارجہ چین نے اعلان کیا ہے۔ کہ دو سال کی جنگ میں اب تک ۹ لاکھ ۱۱ ہزار جاپانی ہلاک ہو چکے ہیں اور ان کے ۱۶۷۱ طیارے گرائے جا چکے ہیں۔

برلن ۹ جولائی - ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ برچسٹگارڈین اور اس کے نواحی علاقہ پر ہوائی جہازوں کی پرواز کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ممنوعہ علاقہ کا رقبہ ۴۵ مربع میل ہے یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ ہٹلر کے آرام و سکون میں جو یہاں آرام کر رہا ہے۔ خلل واقع نہ ہو۔

پشاور ۱۰ جولائی - باخبر حلقوں میں افواہ ہے۔ کہ وزیر اعظم صوبہ سرحد تین ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں کیونکہ جوان لڑکے کی وفات کی وجہ سے ان کی یورپین بیوی کے دماغ میں خلل واقع ہو رہا ہے۔ ان کی غیر حاضری میں قاضی عطاء اللہ صاحب وزیر تعلیم وزیر اعظم ہونگے۔

دہلی ۹ جولائی - آرین لیگ کا بیان ہے کہ اس وقت تک ۴۴۳۶ ستیہ آگرہی قید ہو چکے ہیں۔ جن میں سے ۱۴ فوت ہو گئے ہیں۔

جڑانوالہ ۹ جولائی - یہاں گندم ذرہ -/۳/۳ شربتی -/۲/۳ نخود -/۱۴/۲ اور گھی -/-/۳۸ ہے۔ گوجرہ میں گھی -/-/۳۷ اور شکر -/۱۲/۸ ہے لائل پور میں بنولہ ذرہ ۶/۲/۳ اور دیسی -/۸/۲ ہے گھی -/-/۳۸ گندم نمبر ۵۹۱ -/۴/۲ ہے۔

راولپنڈی ۹ جولائی - چکلالہ سے بارود۔ اسلحہ جات اور سامان جنگ کی بھری ہوئی گاڑیاں بمبئی کی طرف بھیجی جا رہی ہیں۔ اسے بین الاقوامی جنگ کا عنصر ...

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سیکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپن کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشان بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے جامرادین کر مثل ۱۶ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲) نوٹ۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر لکھنؤ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

ہندوستان کے لیڈروں کے نام
خطبہ نمبر جاری کرانے والے اصحاب

مندرجہ ذیل اصحاب نے ازراہ نوازش ہندوستان کے مسلم و غیر مسلم اصحاب کے نام ڈیڑھ روپیہ سالانہ میں خطبہ نمبر جاری کرانے کی تحریک میں حصہ لیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) جناب شمیم احمد صاحب سانبھر لیک	ایک پرچہ
(۲) صوفی غلام محمد صاحب دانا وزیرستان	" "
(۳) میاں اللہ رکھا صاحب ماڑی بوچیاں ضلع گورداسپور	" "
(۴) ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کسول	چھ پرچے
(۵) جناب محمد ابراہیم صاحب محلہ دارالعلوم قادیان	" "
(۶) پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپور	ایک پرچہ

خاکسار مینیجر الفضل

ضروری اعلان

جن جماعتوں یا دوستوں نے یوم التبلیغ ۳۰ جولائی کے لئے صیغہ نشر و اشاعت سے قیمتاً ٹریکٹ منگوانے ہوں وہ اپنے آرڈر معہ قیمت ۲۵ جولائی سے پہلے پہلے دفتر ہذا میں ارسال کر دیں۔ کیونکہ اس تاریخ کو تمام جماعتوں کو ٹریکٹ ارسال کر دیئے جائیں گے۔ اس طرح ڈاک کے خرچ میں بچت ہو جائے گی۔ اگر زیادہ تعداد میں ٹریکٹ طلب کئے گئے تو اس صورت میں بذریعہ ریلوے پارسل ارسال کئے جائیں گے۔ تمام دوست اور جماعتیں اس طرف توجہ فرمائیں۔

مہتمم نشر و اشاعت صیغہ دعوۃ و تبلیغ

تعمیر مسجد کے لئے چندہ کی وصولی کی اجازت

موضع رتوچھ ڈاک خانہ چوہا سیدن شاہ تحصیل پنڈدادنخاں ضلع جہلم کے چند احمدی احباب نے دہ مذکور میں مسجد احمدیہ کی تعمیر کا عزم کیا ہے۔ چنانچہ اس جماعت کے غریب احباب نے حسب توفیق کچھ رقم جمع کر کے تعمیر کا کام شروع کر دیا ہے۔ چونکہ یہ غریب دوست اتنی توفیق نہیں رکھتے۔ کہ خود مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہونچا سکیں۔ اس لئے میاں نادر علی صاحب احمدی سکنہ رتوچھ کو اجازت دی جاتی ہے۔ کہ وہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع جہلم سے مبلغ تین سو روپیہ تک وصول کر لیں۔ لہٰذا احباب جماعت ہائے احمدیہ ضلع جہلم کی خدمت میں سفارش کی جاتی ہے کہ وہ حسب توفیق اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ لیکن اس کار خیر میں حصہ لینے کی وجہ سے مرکزی چندوں میں کوئی کمی واقع نہ ہو۔ امید ہے کہ دہ مذکور میں مسجد کا تعمیر کیا جانا آئندہ احمدیت کی کامیابی اور وسعت کا پیش خیمہ ہوگا۔

ناظر بیت المال قادیان

بادۂ عشق و محبت کا یہ اک سر جوش ہے

دین کی خدمت کا شیدا ہے سراپا جوش ہے
جو ترے کوچے میں آیا دہ کفن بر دوش ہے

سب مئے حُبِّ محمدؐ کے ہیں متوالے ہوئے
دیکھئے جسکو وہی سرشار ہے مدہوش ہے

رُعبِ حق ہی نصرتِ مولیٰ ہے ہر میدان میں
جسکو دعویٰ سامنے کرنے کا تھا روپوش ہے

ایک گہری فکر میں ڈوبا ہؤا رہتا ہوں میں
میری نظروں میں مرے ہمدم جمالِ دوش ہے

فیضِ ساقی سے، مئے باقی ہے ارزاں اسقدر
بزمِ رنداں میں بہر سُو شغلِ نوشا نوش ہے

کون کس پر تھا فدا کس کیلئے رسوا ہؤا
ان پرانے قصوں کے سننے کا کسکو ہوش ہے

محفلِ راز و نیاز و نغمہ ہائے جاں نواز
مست و بیخود ہو رہا ہر ایک بادہ نوش ہے

ہے کمر بستہ کھڑا ہر نوجوانِ باوفا
اللہ اللہ کس قدر تبلیغِ حق کا جوش ہے

فکر اپنے بال بچے کا نہ مال و جان کا
احمدیت کیلئے ہر ایک رحلت کوش ہے

مرکزی نقطہ خلافت مثلِ قطب و فرقدین
قوم کا ہر فرد سمجھے مادری آغوش ہے

سامنے ہو روئے گلفام اور سنیں تازہ کلام
بس یہی جنت یہی فردوسِ چشم و گوش ہے

ہاتھ وہ کیا ہاتھ ہے بیعت کو جو بڑھتا نہیں
سر بھی جو جھکتا نہیں کیا ہے؟ وبالِ دوش ہے

ہے مساوات حقیقی مذہبِ اسلام میں
جب پڑھا کلمہ برابر غوث و کُنجڑ کھوش ہے

اک حقیقت ہے نہیں خواب و خیال اگلا جہاں
جسکو بیہوشی سمجھتے ہو وہی تو ہوش ہے

جو بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں اُن کے لئے
رحمتِ حق بالیقیں کھولے ہوئے آغوش ہے

شاعری اب ہو چکی جو آبرو تھی کھو چکی
بادۂ عشق و محبت کا یہ اک سر جوش ہے

حضرتِ مہدی کا خادم ہوں مگر نادم ہوں میں
میرے سر کا تاج اکملؔ۔ آپ کی پاپوش ہے

اکمل عفا اللہ عنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ

حیدرآباد سے مطالبات کے متعلق آریوں میں اختلاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک آریہ اخبار میں بار بار "آریہ سماج کیا چاہتا ہے" کے عنوان سے جو دو مطالبات حیدرآباد کے متعلق چھپ رہے تھے۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے حال ہی میں ہم نے لکھا تھا کہ:۔

"ایک آریہ اخبار کا اپنی طرف سے یہ اعلان کر دینا کہ اگر اس کے پیش کردہ دو مطالبات منظور کر لئے جائیں۔ تو مہم ختم ہو سکتی ہے۔ یا تو محض تمسخر ہے۔ یا یہ کہ آریہ سماجی حیدرآباد کے خلاف غلط قدم اٹھانے کی وجہ سے اس قدر تنگ آ چکے ہیں۔ کہ پیچھے ہٹنے کے لئے کسی معمولی سے معمولی بہانہ کی تلاش میں ہیں"

معلوم ہوتا ہے۔ خود آریوں کو بھی یہ بات کھٹکی ہے۔ چنانچہ ایک طرف تو اخبار "پرتاپ" کے حریف اخبار "ملاپ" نے ایک طرف تو یہ اعلان کیا ہے۔ کہ "شولاپور آریہ کانفرنس نے اپنے پانچویں ریزولیوشن میں نظام سرکار کے سامنے ۱۴ مطالبات رکھے تھے" اور دوسری طرف دو کی بجائے تین اور ایک لحاظ سے چار مطالبات پیش کئے ہیں۔ جو یہ ہیں:۔

"(۱) ریاست حیدرآباد میں دوسرے مذاہب کے جائز حقوق کا خیال رکھتے ہوئے آریہ سماج کو عام دھرم پرچار کی اجازت دی جائے۔

(۲) آریہ سماجیوں کو مندر بنانے اور ان کی مرمت کرانے کی عام اجازت دی جائے۔

(۳) آریہ سماج مندروں۔ اور آریہ سماجی گھروں میں ہون کنڈ بنانے ہون یگیہ کرنے اور حرم کرنے کی عام اجازت دی جائے۔

(۴) ان تین مطالبات کے پورا ہو جانے اور ستیہ آگرہی قیدیوں کے رہا ہو جانے پر حیدرآباد ستیہ گرہ بند کر دیا جائے گا"

"پرتاپ" کے دو مطالبات کے مقابلہ میں "ملاپ" نے نہ صرف چار مطالبات پیش کئے ہیں۔ بلکہ اس کے پیش کردہ مطالبات میں لفظی تغیر بھی کر دیا ہے۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حیدرآباد کے متعلق عام آریہ تو الگ رہے۔ جنہیں طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر روپیہ بٹورا جاتا ہے۔ یا حیدرآباد جتھے بنا کر بھیجا جاتا ہے۔ ان اخبارات کو جن کے ایڈیٹر اسی سلسلہ میں جیل میں جا چکے ہیں۔ ابھی تک پتہ نہیں۔ کہ آریوں کے مطالبات دو ہیں۔ یا تین۔ یا چار۔ ایک اٹھتا ہے۔ اور اعلان پر اعلان کرنا شروع کر دیتا ہے۔ کہ اگر آریوں کے دو مطالبات تسلیم کر لئے جائیں۔ تو ستیہ آگرہ بند کیا جا سکتا ہے۔ اس کے خلاف دوسرا اٹھتا ہے۔ اور وہ یہ لکھ دیتا ہے کہ دو نہیں۔ بلکہ چار مطالبات مان لئے جائیں۔ تو "حیدرآباد ستیہ گرہ بند کر دیا جائے گا" مگر سکرٹری انٹرنیشنل آرین لیگ ان دونوں کے خلاف یہ اعلان کرتا ہے۔ کہ

"غرض مند حلقوں کی طرف سے آریہ سماج کو بدنام کرنے کے لئے شر انگیز پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اور یہ بے بنیاد افواہ پھیلائی جا رہی ہے۔ کہ آریہ سماج نے اپنے مطالبات کو دو تک محدود کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں واضح کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے تمام مطالبات بدستور قائم ہیں۔ لیکن شولاپور ریزولیوشن کے مطابق ستیہ آگرہ کمیٹی نے اپنی جدوجہد فی الحال دو مطالبات پر مرکوز کر دی ہے جن کے ذریعہ نظام کی حکومت سے لئے باقی مطالبات کو پورا کرنے کے لئے راستہ پیدا کیا گیا ہے"

اب غرض مند حلقے سوائے ان کے کونسے ہو سکتے ہیں۔ جو دو یا تین مطالبات پیش کر کے لکھ رہے ہیں۔ کہ ان کے منظور ہو جانے پر ستیہ گرہ بند کر دیا جائیگا یہ اگر شر انگیز پراپیگنڈا ہے۔ تو اس کا ارتکاب "پرتاپ" اور "ملاپ" کر رہے ہیں۔ مگر سکرٹری آرین لیگ نے ایسا سخت اور ناگوار ریمارک دینے میں انصاف سے کام نہیں لیا۔ اور نہ "پرتاپ" اور "ملاپ" کی مشکلات کا کچھ لحاظ کیا ہے اس تمام شورش میں پنجاب کے آریہ سماجیوں کا سب سے زیادہ حصہ ہے۔ اور آریہ اخبار "پرتاپ" اور "ملاپ" آریوں کو طرح طرح سے جوش دلا کر اس میں شریک کر رہے ہیں۔ اب جبکہ آریوں میں بد دلی پھیلتی جا رہی ہے۔ اور وہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ لاکھوں روپیہ خرچ کر دینے اور ہزاروں آریہ قید کرا دینے کے باوجود حکومت نظام پر کچھ بھی اثر نہیں ہوا۔ تو کف تلملا رہے ہیں۔ ایسی صورت میں آریہ اخبارات کس موہنہ سے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ایک نہ دو ہم چودہ مطالبات کے پورے ہونے تک جتھے بھیجنے کا سلسلہ جاری رکھنا چاہیئے۔ اور کون ہے۔ جو ان کی اس بات پر قید ہونے کے لئے حیدرآباد جانے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ اس مشکل کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک طرف تو وہ یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ بس صرف دو۔ یا تین مطالبات ہیں۔ جن کے پورے ہونے پر ستیہ گرہ بند کر دیا جائیگا۔ اور دوسری طرف یہ سنا رہے ہیں۔ کہ حکومت نظام تسلیم ختم کر چکی ہے۔ اور آج یا کل آریوں کو اس پر کامل فتح حاصل ہو جائے گی:۔

آریہ اخبارات جس قسم کے طفل تسلیوں سے تھکے ہارے آریوں کی ہمت بندھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا اندازہ ذیل کے فقرات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو ایک جلسہ عام میں کہے گئے۔ اور آریہ اخبار ملاپ (۱۱ جولائی) نے شائع کئے:۔

"نظام سرکار کے ظاہرہ اعلانوں سے آپ یہ نہ سمجھیں۔ کہ نظام سرکار تھکی نہیں۔ وہ تھکی ہوئی ہے۔ بہت پریشان ہے۔ اس کے پاس جیلوں میں جگہ نہیں۔ ستیہ آگرہیوں کو کھانا کھلانے کا کوئی انتظام نہیں۔ انہیں دینے کو کپڑے نہیں۔ صرف وقار کو قائم رکھنے کے لئے کہا جا رہا ہے۔ کہ نظام سرکار پر اس ستیہ آگرہ کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ . . . . نظام سرکار پر ہم اخلاقی فتح حاصل کر چکے ہیں۔ اور ہمیں آخری کامیابی ضرور حاصل ہو گی"

جو لوگ اس قسم کی باتوں سے دل بہلانے میں مصروف ہوں۔ انہیں اگر اپنے مطالبات ہی یاد نہ ہوں۔ اور اس وجہ سے وہ ایک دوسرے سے اختلاف کر رہے ہوں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ لیکن اس سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے۔ کہ آریوں نے حیدرآباد کے خلاف کسی معقول شکایت کی بنا پر شورش نہیں شروع کر رکھی۔ بلکہ ان کی غرض محض یہ ہے۔ کہ غیر قانونی طریق عمل سے حیدرآباد کے وقار کو صنعف پہنچائیں اور اس علاقہ کے ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف وہ زہر بھر دیں۔ جو ان کے اپنے دلوں میں پایا جاتا ہے اور اس طرح وہاں کے امن وامان کو برباد کر دیں:۔

حکومت نظام اپنی مصلحتیں ہم سے زیادہ اچھی طرح سمجھتی ہے۔ لیکن اتنا کہدینا ہم بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اگر اس موقعہ پر آریوں کی شوریدہ سری کے مقابلہ میں اس سے ذرا سی بھی لغزش سرزد ہوئی۔ تو وہ نہ صرف اپنے وقار کو سخت صدمہ پہونچائیگی بلکہ اپنے ملک کے امن وامان کو بھی سخت خطرہ میں ڈالدے گی:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ خاص کے متعلق احباب و عہدہ داران جماعت کی ذمہ واری

صدر انجمن احمدیہ کا مالی بار ہلکا کرنے کے لئے مجلس مشاورت ۳۹-۱۹۳۸ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرمایا تھا۔ کہ ایک لاکھ روپیہ چندہ خاص تین سالوں میں وصول کیا جائے۔ یعنی ۳۹-۱۹۳۸ء میں ۱۵ ہزار ۴۰-۱۹۳۹ء میں ۳۵ ہزار اور ۴۱-۱۹۴۰ء میں ۵۰ ہزار سال گزشتہ میں چندہ خاص کے لئے ۱۵ ہزار روپیہ کی تحریک کی گئی تھی۔ سال حال کی بابت ۳۵ ہزار روپیہ کی تحریک ماہ جون میں کی جا چکی ہے۔ اور بتایا جا چکا ہے کہ اس کی وصولی کے لئے ہر فرد جماعت سے اس کی ماہوار آمد پر ۱۵ فی صدی کے حساب سے یہ چندہ وصول کیا جانا چاہیئے۔ اعلان ہذا کے ذریعہ تمام احباب جماعت پر اس بات کو واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس چندہ خاص کی ادائیگی اور وصولی ایسی ہی ضروری ہے۔ جیسی کہ لازمی چندہ کی۔ اور اس کے لئے ویسی ہی جدوجہد کی ضرورت ہے جو چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی کے لئے کی جاتی ہے۔ اور ہر ایک شخص سے مطابق شرح یہ چندہ وصول کیا جائے۔ کوئی شخص بھی جسے کچھ آمدنی ہوتی ہے خواہ مرد ہو یا عورت اس چندہ سے مستثنیٰ نہ رہے۔

سال گزشتہ میں اس چندہ کی وصولی بہت ہی کم ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عہدہ داران جماعت نے نہ خود اس چندہ کی اہمیت کو سمجھا ہے اور نہ احباب کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ جس کی وجہ سے اس چندہ کی وصولی خاطر خواہ طور پر نہیں ہو سکی۔

احباب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ صدر انجمن کچھ عرصہ سے مقروض چلی آ رہی ہے۔ اور اس غیر معمولی بار کی وجہ سے سخت مشکلات میں سے گزر رہی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب تک صدر انجمن احمدیہ غیر معمولی بار سے نجات حاصل نہ کرے اپنے فرائض منصبی کو اطمینان سے سرانجام دینے کے لئے یکسوئی حاصل نہیں کر سکتی۔ اور انجمن کی اسی قسم کی مشکلات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اوقات گرامی میں بھی مخل ہوتی رہتی ہیں۔

اسی لئے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں صدر انجمن کے بار کو ہلکا کرنے کے لئے قرار پایا تھا کہ جماعت تین سالوں میں اپنے معمولی چندوں کے علاوہ چندہ خاص کی رقم بھی فراہم کرے۔ لیکن جماعت کی طرف سے مشاورت کے اس فیصلہ پر گزشتہ سال پوری طرح عمل نہیں ہو سکا۔

اب احباب اور عہدہ داران جماعت کو ان کی اس ذمہ واری کے متعلق جو مشاورت کے فیصلہ کی بناء پر ان پر عائد ہوتی ہے توجہ دلاتا ہوں کہ سن رواں میں اس چندہ کی ادائیگی اور فراہمی کے لئے پوری کوشش کی جائے۔ اور جو رقمیں احباب کے ذمہ لگائی ہیں ان کو ضرور وصول کیا جائے۔

جماعت وار بجٹ چندہ خاص سے جماعتوں کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ اب عہدہ داران جماعت کا فرض ہے کہ جس نے سال گزشتہ میں چندہ خاص ادا کر دیا ہو اس سے سن رواں میں ایک ماہ کی آمد پر ۱۵ فیصدی شرح سے اور جس نے گزشتہ سال ادا نہ کیا ہو۔ یا کم ادا کیا ہو تو گزشتہ سال کا بقایا شامل کر کے اسی نسبت سے وصولی کی جائے۔ اس غرض کے لئے عہدہ داران جماعت مقامی کی خدمت میں فارم چندہ خاص ارسال کیا جا چکا ہے۔ براہ مہربانی وہ اپنی جماعت کے ہر ایک کمانے والے مرد اور عورت سے اس چندہ کی رقم معہ وعدہ درج کر کے ۳۱ جولائی ۱۹۳۹ء تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں اس فارم کی دو پرتیں ہیں ایک پرت دفتر ہذا میں بھجوا دی جائے۔ اور دوسری پرت اپنے پاس برائے ریکارڈ رکھی جائے۔

خاکسار۔ فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال

قابل توجہ نوجوانان جماعت احمدیہ

دہلی چونکہ ایک مرکزی جگہ ہے اور ہندوستان کا دارالسلطنت ہے اس لئے اکثر نوجوان بی۔ اے پاس کر کے یہاں ملازمت کی تلاش میں آتے رہتے ہیں مگر محض بی۔ اے ہونا ملازمت کے لئے کافی نہیں ہے۔ یا تو پبلک سروس کمیشن کے امتحان پاس کرنے چاہئیں یا کوئی اور اچھی لائن یعنی انجنیئرنگ وغیرہ کے امتحانات پاس کئے جائیں۔ گورنمنٹ انجنیئرنگ سکول رسول میں عرصہ سے جاری ہے۔ مگر ہماری جماعت کے دوستوں نے ادھر بالکل توجہ نہیں کی وہاں پر داخلہ کا امتحان انٹرنس پاس بھی دے سکتا ہے۔ بجائے بی۔ اے کرنے کے دو تین سال میں ہی اوورسیر کا امتحان پاس کر سکتے ہیں۔ اس لائن میں مسلمانوں کی بہت ہی کمی ہے اعلیٰ انجنیئر تو درکنار اوورسیر بھی نہیں ملتے۔ کافی وقت ضائع ہو چکا ہے۔ اب بھی موقعہ ہے کہ ادھر توجہ کی جائے اور بچوں کو اس لائن میں لگانے کی کوشش کی جائے۔

دوسری جماعت انجنیئرنگ ڈرافٹسمین کی بھی اسی سکول میں ہے۔ اس کے پاس شدہ بھی چار سو پانچ سو روپیہ تک ترقی کر سکتے ہیں۔ ایک کلاس Sir J.J. School of Arts بمبئی میں Architeatural Draftsman کی ہے وہاں پر بھی مسلمانوں نے توجہ نہیں کی۔ مسلمانوں کی ان ملازمتوں میں مانگ ہے مگر ملتے نہیں مجبوراً یہ اسامیاں غیر مسلموں کو دینی پڑتی ہیں۔ ایسا ہی جو دوست جماعت میں متمول ہیں وہ اپنے بچوں کو Civil Engineering Electrical & Mechenical Engineering میں بھیجیں ان اسامیوں کا بھی یہی حال ہے کہ مسلمانوں کے نہ ملنے کی وجہ سے یہ تمام پوسٹیں بھی غیر مذاہب کے حصے میں جا رہی ہیں ہماری جماعت کے ہونہار طالب علموں کو چاہیئے کہ اس میدان میں اپنے اعلیٰ دماغی جوہر دکھلائیں۔ اور دین و دنیا میں نام پائیں۔ اور جماعت احمدیہ کا نام روشن کر کے دکھلائیں۔

دوسری لائن جس میں مسلمانوں کے لئے گنجائش ہے Accounts کی لائن ہے۔ اس میں امراء اپنے بچوں کو Indian audit & Accounts Service میں بھیجیں اور عوام Accountant General کے دفتر کے محکمانہ Divisional امتحان پاس کر کے S.A.S. اور Accounts کے امتحانات پاس کریں۔ اس میں بھی مسلمانوں کے لئے بڑی گنجائش ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی تعداد ان اسامیوں پر صرف ایک یا دو فیصدی ہندوستان بھر میں ہے اور اکثر صوبوں میں صفر ہے۔

واضح رہے کہ میں نے انجنیئرنگ سکول کا ذکر کیا ہے۔ وہ پنجاب کے لئے صرف رسول گجرات میں ہے۔ باقی بہت سے پرائیویٹ سکول ہیں۔ ہونہار طالب علم ان سکولوں میں وقت ضائع نہ کریں۔ صرف گورنمنٹ انجنیئرنگ سکول رسول میں داخل ہوں۔ میں نے اپنے تجربہ کی بناء پر فی الحال چند ایک محکموں کا حال لکھا ہے جن میں مسلمانوں کی اشد ضرورت ہے۔ اور میں اپنے ذاتی علم کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ کہ اگر ایسی لیاقت کے آدمی ہماری جماعت میں ہوں تو ان کے لئے کوشش کی جا سکتی ہے آئندہ اور بھی ایسے محکموں کا ذکر کیا جائیگا جہاں احمدی نوجوانوں کو داخل ہونے کی ضرورت ہے۔

خاکسار شیخ غلام حسین سیکرٹری انجمن احمدیہ نئی دہلی

کیا محض عقل کے ذریعہ انسان خدا تعالےٰ کو پا سکتا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھوڑا ہی عرصہ ہؤا۔ مولوی محمد علی صاحب نے "حضرت مسیح موعود کا عظیم الشان کام" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان چند عظیم الشان اصلاحات کا ذکر کیا تھا۔ جو آپ نے مسلمانوں کے عقائد میں فرمائیں:۔

اگر ان باتوں کو نظر انداز کر دیا جائے۔ جہاں مولوی صاحب نے برجہ اپنا وُہ عقیدہ بدل لینے کے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں رکھتے تھے۔ اور جس کا بار بار اظہار بڑے زور سے اپنی تحریروں میں کرتے رہے۔ ٹھوکر کھائی ہے۔ تو باقی مضمون مؤثر۔ اور دلچسپ ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار "اہلحدیث" (۲۳۔ جون) میں اس مضمون پر تنقید کی ہے۔ مگر ایسی تنقید جو نہایت بھونڈی۔ اور بے حد غیر معقول ہے۔

بتایا یہ گیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فلاں فلاں اصلاحات مسلمانوں کے عقائد میں کیں۔ اور ایک ایسی جماعت قائم کر دی۔ جو آپ کی اصلاحات پر ایمان رکھتی۔ اور ان کو دُنیا میں پھیلا رہی ہے۔ مگر مولوی صاحب نے کئی امُور کے متعلق صرف یہ لکھ کر کہ "یہ اصل بھی فلاں کتاب میں ملتا ہے" "مرزا صاحب سے پہلے فلاں بھی اس کا قائل تھا" سمجھ لیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان اسلامی خدمات پر پردہ ڈالنے میں ان کو کامیابی حاصل ہو چکی ہے۔ حالانکہ معمولی عقل وسمجھ کا انسان بھی جانتا ہے کہ کسی کا کوئی بات لکھ دینا اور بات ہے۔ لیکن ایک جماعت سے اسے تسلیم کرا لینا اور پھر اس جماعت کا اس کی اشاعت کو اپنا اہم فرض قرار دے لینا۔ اور اس کی اشاعت میں منہمک ہو جانا بالکل اور بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا ہی کیا۔ آپ نے غلط عقائد کے متعلق اصلاحات بیان کر دینے پر ہی اکتفا نہ کیا۔ بلکہ تائید الٰہی اور زورِ قلم سے ان میں ایسا اثر بھر دیا کہ ایک بڑی جماعت نے ان کو اپنے ایمانیات میں داخل کر لیا۔ اور ان کی اشاعت کے لئے جانی اور مالی قربانیاں پیش کرنی شروع کر دیں۔ مگر کسی اور کو قطعاً یہ بات حاصل نہیں ہوئی:۔

غرض مولوی صاحب نے نہایت بے سروپا تنقید کی ہے۔ جس کی بعض باتوں پر کسی قدر روشنی ڈالی جائے گی:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک عظیم الشان کام یہ بیان کیا گیا تھا۔ کہ:۔

"حضرت مرزا صاحب نے اللہ تعالےٰ سے علم پا کر صحیح طور پر راہ نمائی کی۔ اور بتایا کہ مذہب کے اصُول کی بنیاد وحی الٰہی پر ہے۔ لیکن اس کے اصُول سب عقل کے مطابق ہیں۔ اور اس کے بعض فروع کو معلوم کرنے میں بھی عقل انسانی معاون ہو جاتی ہے۔ انسان کی عقل قوائے عالم کو۔ اور مادہ کی صفات کو دریافت کر سکتی۔ اور اپنے کام میں لا سکتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ اور اس کی صفات کو عقلِ انسانی دریافت نہیں کر سکتی"

اس عبارت کا آخری فقرہ لے کر مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"مرزا صاحب نے اس میں تنزل کر کے کہا۔ کہ خدا کی ذات اور صفات کو عقل انسانی دریافت نہیں کر سکتی۔ یہ بہت بڑی گراوٹ ہے۔ بلکہ قرآنی تصریحات کے بھی صریح خلاف ہے"

مگر افسوس کہ مولوی صاحب نے اپنے دعوے کے اثبات میں قرآنی تصریحات پیش نہیں کیں۔ اور صرف دعوےٰ ہی کر کے رہ گئے۔ ورنہ ان کی قرآن دانی کی حقیقت بھی بیان کر دی جاتی۔ اب صرف یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ جس چیز کو مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گراوٹ قرار دیا ہے۔ وہ دراصل مولوی صاحب کی اپنی ہی گراوٹ ہے:۔

بے شک عقل ایک قوتِ شریفہ ہے۔ جو اللہ تعالےٰ نے انسان کو ودیعت کی۔ جس کی وجہ سے وُہ تمام مخلوق سے ممتاز ہؤا۔ اور اشرف المخلوقات کہلایا۔ اور اسی قوت شریفہ کے باعث وُہ مکلف بھی بنا۔ اور اس کو یہ درجہ نصیب ہؤا۔ کہ خدا تعالےٰ نے اُسے ہمکلامی کا شرف بخشا۔ اور اپنا قرب پانے کے قابل قرار دیا۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ ضعیف انسان محض اپنی محدُود عقل کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی غیر محدود ذات وصفات کو اس وقت تک دریافت نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ خدا تعالےٰ کے الہام۔ اور وحی کی مشعل اس کی راہ نمائی نہ کرے۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدائے آفرینش سے انبیاء کی بعثت کا سلسلہ خدا تعالےٰ نے جاری کر رکھا ہے۔ اگر انسان بجز الہام کے محض اپنی عقل کے ذریعہ خدا تعالےٰ کو پا سکتا۔ اس کی معرفت حاصل کر سکتا۔ اپنے ہر قول وفعل کے متعلق اس کا منشاء معلوم کر سکتا۔ تو انبیاء کی بعثت کی قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر متواتر انبیاء کرام کا آنا اور ان پر خدا تعالےٰ کی وحی اور الہام کا نازل ہونا۔ اور اس کی بنا پر ان کا شرعی قوانین نافذ کرنا بشدت ظاہر کر رہا ہے۔ کہ محض عقل انسانی خدا تعالیٰ کی ذات صفات اور اس کی رضا کو معلوم کرنے کے لئے کافی نہیں۔ وُہ غلطی اپنے آگر اسے راہ دکھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام کی روشنی نہ ہو۔ اور یہ اتنی صاف اور واضح بات ہے۔ کہ کوئی ہوشمند اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب تمام عیسائیوں کو عقل سے بالکل کورا۔ اور تہی سمجھتے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو کیا ان کا تین خداؤں کا عقیدہ جسے وُہ اپنی عقل کی رُو سے بالکل درست سمجھتے ہیں۔ یا کفارہ کا عقیدہ۔ جس کے متعلق وُہ بزعم خود عقلی دلائل بھی پیش کیا کرتے ہیں۔ صحیح ہے۔ اگر نہیں۔ تو کیوں۔ جبکہ عیسائی اپنے نزدیک ازروئے عقل ان باتوں کو درست گردانتے ہیں:۔

پس اگر صرف عقل کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی ذات اور صفات کا صحیح ادراک ہو سکتا۔ تو عیسائی قطعاً تثلیث اور کفارہ کے گورکھ دھندے میں نہ پھنستے۔ اور نہ آریہ رُوح اور مادہ کو ازلی۔ ابدی قرار دے کر خدا تعالےٰ کی صفتِ خالقیت کے منکر ہوتے:۔

غرض محض عقل کے بتائے ہُوئے نظریے قطعاً قابلِ اعتماد نہیں ہو سکتے۔ اور نہ انہیں شک وشُبہ سے بالا قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وُہ آئے دن بدلتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آجتک فلاسفر "الٰہیات" میں کسی ایک نتیجہ پر بھی متفق نہیں ہو سکے۔ ایک وقت ایک فلاسفر جو تھیوری قائم کرتا ہے۔ دوسرا اس کے بالکل الٹ کہتا ہے۔ حتےٰ کہ خدا تعالےٰ کی ہستی پر بھی ان کا اتفاق نہیں ہے۔ پھر جو عقل کی بنا پر خدا تعالےٰ کی ہستی کا اقرار کرتا ہے۔ وُہ بھی اس کی صفات میں ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ مثلاً مشہور مشرقی فلاسفر بو علی سینا کو ہی لے لیجئے۔ باوجود مسلمان ہونے کے۔ اور خدا تعالےٰ کو ماننے کے۔ جب اس نے محض عقل سے خدا تعالےٰ کی صفات کا پتہ لگانا چاہا۔ تو بہت بڑی ٹھوکر کھائی۔ اور خدا تعالےٰ کو بالارادہ ہستی ماننے سے انکار کرتے ہوئے کہہ دیا۔ کہ خدا تعالےٰ سے جو فعل سرزد ہوتا ہے۔ وُہ بے ارادہ۔ اور اضطراری ہوتا ہے:۔

(مفصل دیکھو اشاراتِ نمطِ خامس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باقی رہا یہ سوال کہ عقل اگر اللہ تعالےٰ کو نہیں پاسکتی۔ تو قرآن کریم میں بار بار عقل سے کام لینے کا کیوں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اور کیوں افلا یتدبرون اور افلا تعقلون کہا گیا ہے۔ اس کے متعلق گزارش ہے کہ قرآن مجید نے کسی امر کے متعلق بھی صرف انسانی عقل پر انحصار نہیں رکھا بلکہ ہر امر کے متعلق الہامی دلائل اور براہین پیش کرنے کے بعد یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے متعلق سوچو اور غور کرو۔ اور پھر ان کو قبول کرو۔ کیونکہ قرآن کریم کوئی بات اندھا دھند نہیں منواتا۔ بلکہ وحی کے ذریعہ روحانی امور بیان کرنے کے بعد خود دعوت دیتا ہے۔ کہ ان کو عقل کی کسوٹی پر پرکھو اور پھر تسلیم کرو۔ غرض قرآن کریم سے کوئی ایک بھی ایسی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ کہ اس نے اہم امور مثلاً خدا تعالےٰ کے متعلق یا ملائکہ کی ہستی یا قیامت کے متعلق یا انبیاء کی صداقت کے متعلق خود تو کچھ نہ بتایا ہو۔ اور صرف یہ کہہ دیا ہو۔ کہ اپنی عقل کے ذریعہ ان کی صداقت اور حقانیت دریافت کرو بلکہ ہر موقعہ پر پہلے نہایت روشن دلائل پیش کرتا ہے۔ اور پھر عقل کو استعمال کرنے کا ارشاد فرماتا ہے۔

اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص سخت اندھیری رات میں ایک ایسی جگہ کھڑا ہو۔ جہاں اسے یہ معلوم نہ ہو کہ منزل مقصود پر پہونچنے کے لئے راستہ کس طرف کو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اسے روشنی مہیا کردی جائے۔ اور بتایا جائے۔ کہ یہ راستہ تمہاری منزل مقصود کا ہے۔ اس وقت اگر وہ اس روشنی سے فائدہ اٹھائے گا اور اس کی راہنمائی میں چلنا شروع کردے گا۔ تو یقیناً منزل مقصود تک پہونچ جائے گا۔ یہی حال عقل انسانی کا ہے کہ وہ روحانیات میں خود بخود قطعاً صحیح راستہ نہیں پاسکتی۔ اور جب تک اسے الہام کی روشنی حاصل نہ ہو وہ کچھ نہیں دیکھ سکتی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک شعر میں اس حقیقت کو کیا ہی لطیف اور دلنشین پیرایہ میں بیان فرمایا ہے فرماتے ہیں ؎

عقل کو دین پہ حاکم نہ بناؤ ہرگز
یہ تو خود اندھی ہے گر نیر الہام نہ ہو

غرض یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا تعالےٰ اور اسکی صفات کا صحیح ادراک عقل کے ذریعہ اس وقت تک قطعاً نہیں ہوسکتا جب تک اس کے ساتھ الہام کی شمع نہ ہو۔ گویا الہام عقل انسانی کے لئے ایک ایسا کامل راہ نما ہے جو اسے دشوار گزار راستوں سے گزار کر جہاں عقل کو کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ ایک شاداب وادی میں پہونچا دیتا ہے۔ اور پھر کہہ دیتا ہے کہ اب عقل وفکر سے کام لو۔ اور فائدہ اٹھاؤ۔ اس وقت عقل انسانی کے لئے بالکل آسان ہوجاتا ہے۔ کہ جس امر کیطرف رخ کرے اس کی اصل حقیقت تک پہنچ سکے۔ اور اسے انسان کے لئے مفید اور نفع رساں ثابت کرسکے۔ اس طرح خدا تعالےٰ نے انسان کے سامنے عقلی ترقی کا بھی وسیع میدان رکھ دیا۔ اور عقل کو بھٹکنے اور گمراہ ہونے سے بھی محفوظ کردیا۔ اب وہی لوگ دنیا کی ترقی کے ساتھ حقیقی دین بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ جو الہام کی روشنی میں عقل سے کام لیں۔ ورنہ صرف عقل خدا تعالےٰ کے سچے دین یعنی خدا تعالےٰ کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کرانے سے قطعاً قاصر ہے۔ اور یہ اس قدر واضح اور اتنی بیّن حقیقت ہے۔ کہ جس کا انکار کوئی شخص کر ہی نہیں سکتا۔ دیکھئے اس وقت یورپ عقلی لحاظ سے کس قدر عروج اور ترقی پر ہے۔ ایسی ایسی ایجادات اس نے کیں اور کر رہا ہے جو دنیا کو محو حیرت بنا رہی ہیں۔ لیکن خدا شناسی سے بالکل محروم ہے۔ اگر عقل خدا تعالےٰ تک پہونچا سکتی تو یورپ کے لوگ آج سب سے زیادہ خدا رسیدہ ہوتے۔ نہ کہ دہریہ اور تثلیث پرست لیکن افسوس کہ مولوی ثناء اللہ صاحب جو اس بات کے مدعی ہیں کہ صرف عقل کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی ورار الورا ذات تک رسائی ہوسکتی ہے وہ عقل کے ذریعہ اتنی موٹی بات بھی نہیں سمجھ سکتے ؛

خاکسار عبدالکریم شرما دارالفضل قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ کی رکنیت کیوں اختیار کیجائے

(۳)

خدا تعالےٰ کی قدیم سے یہ سنت چلی آئی ہے کہ ہر زمانہ میں جبکہ تاریکی اور ظلمت زیادہ ہوجاتی ہے۔ نبیوں کو بھیجکر ان کے ذریعہ ظلمت کو دور کرکے اپنا سیدھا راستہ لوگوں کو بتاتا ہے۔ قرآن شریف اور تاریخ کا مطالعہ کرنے سے پتہ ملتا ہے۔ کہ نبیوں کو ماننے والوں کی اکثریت نوجوانوں کی ہی ہوتی ہے۔ جو انکو مان کر اور ایک عرصہ تک ان کے زیر تربیت رہ کر صحیح تعلیم سے آگاہ ہوتے ہیں۔ اور حقیقی روح اپنے اندر پیدا کرکے آنے والی نسلوں کی ہدایت کا موجب بنتے ہیں چنانچہ علاوہ ان سینکڑوں نوجوانوں کے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ ایک حضرت علی رضؓ تھے اور عورتوں میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جن سے ہزاروں مردوں اور عورتوں نے اسلام سیکھا۔ اور صحیح تعلیم حاصل کی۔ آج بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آغوش تربیت میں رہ کر سینکڑوں بلکہ ہزاروں نوجوانوں نے اسلام کی صحیح تعلیم حاصل کی۔ جبکہ تمام اسلامی دنیا اس سے بیخبر ہوچکی تھی۔ اور اسلام جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا برائے نام رہ گیا تھا۔ اور آج نوجوان احمدیت کے پھیلانے پر صف اول میں ہیں۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی آغوش تربیت میں سالہا سال رہ کر آج سینکڑوں نہیں ہزاروں نوجوان احمدیت کی صحیح تعلیم سیکھ کر اس روحانی دولت سے مالا مال ہوکر اپنی زندگی وقف کرکے اور اپنی دنیوی خواہشات کو ترک کرکے احمدیت کو ہندوستان اور بیرونی ممالک میں پہونچا رہے ہیں۔ یہ وہ نفوس ہیں جن کی بچپن سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تربیت فرمائی۔ اور آج یہ لوگ اسلام کے پہلوان بنکر دنیا کے کناروں تک خدا کے نام کی منادی کر رہے ہیں۔

اس سلسلہ کو اور زیادہ وسیع کرنے کے لئے احمدیت کی نئی پود کی تعلیم و تربیت کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز خاص توجہ فرما رہے ہیں۔ اور اسی غرض سے حضور کے ارشاد سے مجلس خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ جس کا ایک اہم کام یہ ہے۔ کہ بچوں اور نوجوانوں کو اسلام کی صحیح تعلیم سے آگاہ کیا جائے۔ اور ان میں احمدیت کی روح پیدا کی جائے۔

پس ہر ایک احمدی بھائی سے جو پندرہ سال سے چالیس سال تک کی عمر کے ہوں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ضرور خدام الاحمدیہ کے ممبر بن جائیں۔ کیونکہ ہر احمدی نوجوان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہے۔ تا صحیح اسلامی تعلیم سے بہرہ ور ہوسکے اور احمدیت کی حقیقی روح اس میں پیدا ہو ؛

پس کیا ہی خوش قسمت ہے وہ احمدی نوجوان جو خدام الاحمدیہ میں داخل ہوکر اپنی ساری زندگی کو صحیح اسلامی تعلیم میں رنگین کرلیتا ہے۔ اور احمدیت کی حقیقی روح اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ احباب کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جو دوست خدام الاحمدیہ میں داخل ہونگے وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں میں خاص طور پر شامل ہونگے اور حضور کی دعائیں یقیناً ان کی دینی اور دنیوی کامیابیوں کا ذریعہ ہوں گی۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے اور جسے یہ حاصل ہوجائے۔ اسکی خوش قسمتی میں کیسے شک ہوسکتا ہے پس ہر احمدی نوجوان کو چاہیئے کہ فوراً خدام الاحمدیہ میں شامل ہوجائے۔

(دفتر مجلس خدام الاحمدیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

کشوف و رؤیاء جمع کرنے کے متعلق

شروع میں جب کشوف و رویاء جمع کرنے کی تحریک کی گئی۔ تو مجھے معلوم نہیں تھا۔ کہ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنا ارشاد بھی موجود ہے لیکن حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سے اس بارہ میں تبادلہ خیالات کرتے ہوئے معلوم ہوا۔ کہ حضور علیہ السلام نے رویا و کشوف کے کتابی صورت میں جمع کرنے کے متعلق نشان آسمانی میں ایک اعلان فرمایا۔ چنانچہ انہی ایام میں بعض احباب نے اپنے کشوف اور رویاء کے اشتہارات بھی دیئے تھے

ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارہ میں ارشاد پیش کرتے ہوئے احباب کرام سے ملتجی ہوں۔ کہ وہ اس اہم کام کے پورا کرنے کی طرف جلد متوجہ ہوں۔ تاکہ علاوہ دیگر فوائد کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منشائے مبارک بھی پورا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام زیر عنوان "تبلیغ روحانی" نشان آسمانی کے صفحہ ۳۵ تا ۳۷ پر تحریر فرماتے ہیں لھم البشریٰ فی الحیوۃ الدنیا۔

اگر خود آدمی کاہل بباشد نہ تلاش حق
خدا خود راہ بنماید طلبگار حقیقت را

یہ بات قرآن اور حدیث نبوی سے ثابت ہے۔ کہ مومن رویاء صالحہ مبشرہ دیکھتا ہے اور اس کے لئے دکھائی بھی جاتی ہے۔ بالخصوص جبکہ مومن لوگوں کی نظر میں مطرود اور مخذول اور ملعون اور مردود اور کافر اور دجال بلکہ اکفر اور شر البریہ ہو۔ اس کوفت اور شکست خاطر کے وقت میں جو کچھ مکالمات پر از لطف و احسان خدا تعالےٰ کی طرف سے مومن کے ساتھ واقعہ ہوتے ہیں اس کو کون جانتا ہے .....

بالآخر واضح ہو کہ اس وقت میرا مدعا اس تحریر سے یہ ہے۔ کہ بعض صاحبوں نے پنجاب اور ہندوستان سے اکثر خوابیں متعلق زیارت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور نیز الہامات بھی اس عاجز کے بارہ میں لکھ کر بھیجے ہیں۔ جن کا مضمون اکثر یہی ہوتا ہے۔ کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے۔ اور یا بذریعہ الہام کے خدا تعالےٰ کی طرف سے معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ شخص یعنی یہ عاجز خدا تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اس کو قبول کرو۔ چنانچہ بعض نے ایسی خوابیں بھی بیان کیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہایت غضب کی حالت میں نظر آئے۔ اور معلوم ہوا کہ کہ گویا آنحضرت روضہ مقدسہ سے باہر تشریف رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تمام ایسے لوگ جو اس شخص یعنی اس عاجز کو عمداً ستا رہے ہیں۔ قریب ہے جو ان پر غضب الٰہی نازل ہو اوّل اوّل اس عاجز نے ان خوابوں کی طرف التفات نہیں کی۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ کثرت سے دنیا میں یہ سلسلہ شروع ہو گیا یہانتک کہ بعض لوگ محض خوابوں ہی کے ذریعہ سے عناد اور کینہ کو ترک کر کے کامل مخلصین میں داخل ہو گئے۔ اور اسی بنا پر اپنے مالوں سے امداد کرنے لگے۔ سو مجھے اس وقت یاد آیا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴۱ میں یہ الہام درج ہے۔ جس کو دس برس کا عرصہ گذر گیا۔ اور وہ یہ ہے کہ ینصرک رجالٌ نوحی الیھم من السماءِ یعنی ایسے لوگ تیری مدد کریں گے۔ جن پر ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے۔ سو وہ وقت آ گیا۔ اس لئے میرے نزدیک قرین مصلحت ہے۔ کہ جب ایک معقول اندازہ ان خوابوں اور الہاموں کا ہو جائے۔ تو ان کو ایک رسالہ مستقلہ کی صورت میں طبع کر کے شائع کیا جائے کیونکہ یہ بھی ایک شہادت آسمانی اور نعمت الٰہی ہے۔ اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ۔ لیکن پہلے اس سے ضروری طور پر یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ آئندہ ہر ایک صاحب جو کوئی خواب یا الہام اس عاجز کی نسبت دیکھ کر بذریعہ خط اس سے مطلع کرنا چاہیں۔ تو ان پر واجب ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر اپنے خط کے ذریعہ سے اس بات کو ظاہر کریں کہ ہم نے واقعہ ہی اور یقینی طور پر یہ خواب دیکھی ہے۔ اور اگر ہم نے کچھ اس میں ملایا ہے تو ہم پر اسی دنیا اور آخرت میں لعنت اور عذاب الٰہی نازل ہو۔ اور جو صاحب پہلے قسمیں کھا کر اپنی خوابیں بیان کر چکے ہیں۔ ان کو دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ مگر وہ تمام صاحب جنہوں نے خوابیں یا الہامات تو لکھ کر بھیجے تھے۔ لیکن وہ بیانات ان کے مؤکد بقسم نہیں تھے۔ ان پر واجب ہے کہ پھر دوبارہ ان خوابوں یا الہامات کو قسم کے ساتھ مؤکد کر کے ارسال فرمائیں۔ اور یاد رہے کہ بغیر قسم کے کوئی خواب یا الہام یا کشف کسی کا نہیں لکھا جائے گا۔ اور قسم بھی اس طرز کی چاہیئے جو ہم نے بیان کی ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے ظاہر ہوتا ہے کہ۔

اوّل۔ ایسے کشوف اور رویا جمع کئے جائیں جن کی بناء پر کسی نے احمدیت کو قبول کیا (۲) کتابی صورت میں ان کشوف و رویا کو طبع کرایا جائے (۳) خدا تعالےٰ کی قسم مؤکد بعذاب کھا کر تحریر کریں۔ اگر کسی کا خواب مؤکد بقسم نہ ہوا۔ تو وہ شائع نہ کیا جائے گا۔ (۴) جن لوگوں نے پہلے کشوف و رویاء بھیجے ہوں مگر قسمیہ الفاظ نہ لکھے ہوں۔ وہ دوبارہ قسمیہ الفاظ لکھ کر بھیجیں۔ ورنہ ان کے کشوف شائع نہیں ہو سکیں گے پس احباب کرام اس کی پوری تعمیل کرتے ہوئے جلد از جلد اپنے کشوف و رویاء بھیجیں۔

خاکسار عبدالرحمٰن مبشر مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اظہار افسوس

ہم ریلوے ایمپلائیز بابو محمد امین صاحب احمدی کی وفات پر دلی صدمہ محسوس کرتے ہیں مرحوم نہایت مخلص انسان تھے۔ مالی قربانیوں میں بڑھ کر حصہ لینا ان کا خاصہ تھا۔ ہمیں ان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی ہے۔ اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کے درجات بلند کرے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور وہ اپنے فضل سے انکے خاندان کا حامی و ناصر ہو۔

خاکسار غلام رسول لاہور

سرٹیفکیٹ

بیوٹرین تیار کردہ کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی جالندھر ایک حسن افزا کریم ہے۔ جسے میں نے وقتاً فوقتاً اپنے مریضوں پر استعمال کیا ہے میں نے اسے بالکل بے ضرر پایا ہے۔ یہ نہایت ہی عمدہ اور بے ضرر اجزاء کا مرکب ہے۔ جس سے ملائم سے ملائم جسم کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اس کی خوشبو جاذب توجہ ہے اور اس میں تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں جو ایک عمدہ ترین کریم میں ہونی چاہئیں۔

مجھے اس امر میں کوئی تامل نہیں کہ میں اس کریم کو ان تمام ضرورتمند اصحاب کیلئے تجویز کروں جو اپنے چہرہ کے حسن کو بڑھانے یا پھنسیوں۔ چھائیوں کیلوں اور بدنما داغوں کو چہرہ سے دور کرنے کیلئے کسی ایسی کریم کی تلاش میں ہوں۔

انگریزی ترجمہ (ڈاکٹر) الٰہ بخش بی ایس سی ایم بی بی ایس (پنجاب) ڈی پی ایچ (لنڈن)

اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر پنجاب

سول ایجنسی برائے قادیان میسرز سلطان برادرز احمدی جنرل مرچنٹ

شکریہ!

خاکسار پر جو مقدمہ زیر دفعہ ۴۰۹ تعزیرات ہند منجانب زمینداره بنک چک ۱۰۱ شمالی علاقہ سرگودہ دائر تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مجھے اس میں بری کر دیا ہے۔ الحمدللہ

میں دعا کرنے والے بزرگان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

خان بہادر رسبر ٹیالوی

پنجاب میں قرضے کس طرح وصول کئے جائینگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس ماہ کے شروع میں پنجاب میں "قرضوں" کی وصولی کے متعلق قانون میں ایک اہم تبدیلی ہوگئی ہے۔ اب کوئی ساہوکار تاوقتیکہ وہ اپنے آپ کو رجسٹرڈ نہ کرالے اور اپنے کاروبار کو چلانے کے لئے ایک لائسنس حاصل نہ کرے کسی قرضہ کی وصولی یا کسی قرضہ کے متعلق ڈگری کے اجرا کے بارہ میں کامیابی کے ساتھ نالش نہیں کر سکتا۔ یہ تبدیلی پنجاب میں ساہوکاروں کی رجسٹریشن کے قانون کی وجہ سے عمل میں آئی ہے جو یکم جولائی ۱۹۳۹ء سے نافذ کیا گیا ہے۔

قانون مذکور کی شرائط و احکام

ان نالشات یا اجرا کی درخواستوں پر عائد نہیں ہوتے۔ جن کا اس قانون کے شروع ہونے کے وقت فیصلہ نہیں ہوا صرف وہ نالشات اور درخواستیں اس قانون کے تحت میں آئیں گی جو اس کے بعد دائر کی جائیں گی۔ ایک ساہوکار جو ابھی تک رجسٹرڈ نہ ہوا ہو۔ اور جس نے ابھی تک لائسنس حاصل نہ کیا ہو۔ مقدمہ بازی جاری رکھ سکتا ہے بشرطیکہ وہ عدالت متعلقہ کو یہ اطمینان دلا دے کہ اس نے رجسٹرڈ ہونے اور لائسنس حاصل کرنے کے لئے کلکٹر کو درخواست دے رکھی ہے اور اس درخواست کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ ایسی صورت میں جب تک رجسٹریشن کے لئے ساہوکار کی درخواست کا کلکٹر تصفیہ نہ کر دے اور اسے لائسنس نہ مل جائے نالش یا درخواست کا آخری طور پر فیصلہ نہ کیا جائے گا۔ کوئی ساہوکار رجسٹریشن کے لئے اس ضلع کے کلکٹر کو درخواست دے سکتا ہے جہاں درخواست کنندہ اپنی سکونت رکھتا ہو اور اگر پنجاب میں اس کی کوئی سکونت نہ ہو تو جہاں شہر میں اس کے کاروبار کی اصل بڑی جگہ ہو۔ درخواست ایک مقررہ فارم پر کی جائے گی۔ اور اس پر کورٹ فیس لگی ہوگی۔

علاوہ ازیں درخواست کنندہ کو رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے سے پہلے پانچ روپیہ فیس ادا کرنی ہوگی جس ساہوکار کے پاس رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ ہوگا۔ وہ لائسنس حاصل کرنے کے لئے درخواست کر سکے گا۔ ایسی درخواست کے متعلق کورٹ فیس کے علاوہ لائسنسوں کی عطائیگی یا تجدید کے لئے مندرجہ ذیل فیسیں واجب الادا ہوں گی۔

(۱) اس ضلع کے لئے جہاں ساہوکار پہلے رجسٹرڈ کیا جاتے پانچ روپیہ سالانہ

(۲) ہر ایسے دوسرے ضلع کے لئے جہاں لائسنس جائز قرار دیا جائے دو روپیہ سالانہ (یہ زیادہ سے زیادہ سارے صوبہ کے لئے پندرہ روپیہ سال ہوگی۔ اور اس میں ابتدائی فیس شامل ہوگی۔) جب درخواست کنندہ مقررہ فیس سرکاری خزانہ میں جمع کرا دے گا۔ اور خزانہ کی رسید پیش کر دیگا تو کلکٹر مقررہ فارم پر اس کے نام ایک لائسنس جاری کر دیگا لائسنس ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ تین سال کے لئے جاری کیا جا سکتا ہے یا اس کی تجدید ہو سکتی ہے بشرطیکہ درخواست کنندہ کی طرف سے عرصہ مذکور کے لئے پوری فیس پیشگی ادا کر دی جائے۔ کسی ساہوکار کا لائسنس منسوخ ہو سکتا ہے اگر قانون مذکور کے نفاذ کے بعد اس سے کوئی ایسا فعل سرزد ہوا ہو یا وہ کسی ایسی فردگذاشت کا مجرم ثابت ہوا ہو جس کے متعلق:۔

(۱) کسی عدالت نے دو نالشوں سے زیادہ کی صورت میں یہ فیصلہ کیا ہو کہ وہ قانون انضباط حسابات پنجاب مصدرہ ۱۹۳۰ء میں مقررہ طریق پر باقاعدہ حساب رکھنے سے قاصر رہا ہے یا اس نے اپنے مقروضین کو بردے قانون مذکور ان کے حساب کے متعلق ششماہی فردیں بہم نہیں پہنچائیں۔

(۲) کسی عدالت نے ایک سے زیادہ نالشات کی صورت میں یہ قرار دیا ہو کہ اس نے غایت شرح سے زیادہ شرح سود وصول کی ہے۔ جو قانون امداد مقروضین مصدرہ ۱۹۳۴ء میں مقرر کی گئی ہے۔ یہ غایت شرح کفالتی قرضوں کی صورت میں ۱۲ فیصدی سالانہ سادہ سود یا ۹ فیصدی سالانہ سود در سود اور غیر کفالتی قرضوں کی صورت میں ۱۸½ فیصدی سالانہ سادہ سود یا ۱۴ فیصدی سالانہ سود در سود ہے۔

(۳) کسی عدالت نے یہ قرار دیا ہو کہ کسی نالش کے متعلق اس نے کسی دستاویز میں قرضہ کی رقم کو لی ہوئی اصل رقم سے زیادہ دکھایا ہے۔ (۴) اگر کسی عدالت میں اس کی دائر کردہ نالش خارج ہو جائے اور یہ قرار دیا جائے۔ کہ اس نے قرضہ کے متعلق کسی دستاویز میں بددیانتی یا دغابازی سے اہم تبدیلی کر دی ہے یا یہ قرار دیا جائے کہ بہر حال نالش فریب کاری سے دائر کی گئی ہے۔ (۵) اگر وہ کسی مالی کاروبار کے متعلق جعلسازی یا دھوکہ دہی کا مجرم ثابت ہو جائے۔

جب کوئی قانونی عدالت کسی ساہوکار کے خلاف یہ قرار دے کہ اس نے اس قسم کی حرکت کی ہے جس کا ذکر اوپر والے پیراگراف میں کیا گیا ہے تو کلکٹر اپنی مرضی سے یا کسی غرضمند فریق کی درخواست پر ساہوکار کا لائسنس منسوخ کر سکتا ہے ساہوکار کو اس کا لائسنس منسوخ کرنے کا فیصلہ صادر کرنے سے پہلے باضابطہ فارم پر اس کارروائی کا نوٹس دیا جانا چاہیئے کلکٹر کے حکم کے خلاف کمشنر کے پاس اپیل ہو سکے گی۔

ساہوکار کے لائسنس کی تنسیخ کا اثر یہ ہوگا۔ کہ اگر وہ اس مدت میں جس کے لئے اس کا لائسنس منسوخ کیا گیا ہے کسی قرضہ کی واپسی کے لئے مقدمہ دائر کریگا۔ یا کسی ڈگری کے اجرا کی درخواست کریگا تو یہ درخواست مسترد کر دی جائے گی۔

بہرحال کوئی مقدمہ یا درخواست جو لائسنس کی تنسیخ کے دن کسی عدالت میں معرض التوا میں پڑی ہوگی۔ اس پر لائسنس کی تنسیخ کا اثر نہیں ہوگا۔ مزید یہ کہ اگر ساہوکار کلکٹر کے حکم تنسیخ کے خلاف اپیل داخل کر دے یا نگرانی کی درخواست پیش کر دے تو جب تک اس اپیل یا درخواست کا کوئی فیصلہ نہ ہوگا۔ اس وقت تک ساہوکار کا لائسنس منسوخ نہیں سمجھا جائے گا۔

یہ بات ظاہر ہے کہ لائسنس کی تنسیخ سے دراصل ساہوکار کا نقصان کوئی نہیں ہوتا۔ وہ مدت تنسیخ کے گذرنے کے بعد نیا لائسنس لے کر قرضہ کی واپسی کے لئے مقدمات دائر کر سکتا ہے۔ یا ڈگریوں کے اجراء کی درخواستیں دے سکتا ہے۔ گویا لائسنس کی تنسیخ سے صرف یہی ہوگا کہ ساہوکار کی قانونی چارہ جوئیوں میں کسی قدر تاخیر ہو جائے گی۔

دوسری طرف یہ بات بھی ظاہر ہے کہ مدت تنسیخ کے دوران میں شاید اس کے بعض یا سارے ناوصول شدہ قرضوں کی قانونی چارہ جوئی کی میعاد گزر جاتے کیونکہ لائسنس کی تنسیخ نے اسے کامیابی کے ساتھ دعویٰ کرنے کے ناقابل بنا دیا ہوگا۔ بہرحال یہ قانون اس ساہوکار کے لئے جس کا لائسنس منسوخ ہو چکا ہو۔ یہ رعایت روا رکھتا ہے کہ وہ کمشنر صاحب کی خدمت میں درخواست کر کے اپنے ناوصول شدہ قرضوں کے متعلق ایک خاص سرٹیفکیٹ حاصل کرے کمشنر صاحب [illegible] ناوصول شدہ قرضوں کے متعلق سرٹیفکیٹ [illegible]

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھیے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔پی اور صوبہ سرحد میں دن بدن بڑھتی جا رہی ہے اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈیڈ بھی۔ ہر مذہب و ملت کے تقریباً یکصد طلباء اس منظور شدہ درسگاہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ فیس ماہوار لی جاتی ہے پراسپکٹس مفت ملتے ہیں۔ (مینیجر)

اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ چنن آملہ ہیئر آئل رجسٹرڈ ہمیشہ استعمال کیا کریں۔ (مینیجر)

اہم ملکی حالات اور واقعات

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے فیصلوں کے خلاف احتجاجی جلسے

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے بعض فیصلوں کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے مسٹر بوس نے ۹ جولائی کا دن مقرر کر رکھا تھا۔ صدر کانگرس نے مسٹر بوس کے علاوہ پبلک سے بھی کئی اپیلیں کیں۔ کہ یہ پروٹسٹ نہ کیا جائے۔ اور اس میں شرکت نہ کی جائے۔ لیکن مسٹر بوس نے اس مشورہ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اور آج کے اخبارات میں شائع شدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ پروٹسٹ کے جلسے متعدد مقامات پر ہوئے اور بڑی شان سے ہوئے۔ بمبئی کلکتہ۔ پونہ۔ لکھنؤ۔ پوتوا۔ کانپور۔ مدراس۔ جبلپور پشاور وغیرہ مقامات پر بڑے بڑے کانگرسیوں نے اس پروٹسٹ میں حصہ لیا۔ بمبئی میں خود مسٹر بوس نے تقریر کی جس میں کہا۔ کہ ہم لوگ تو اس وقت لڑ ہی ضبط اور اتحاد کے خلاف رہے ہیں۔ کانگرس آئین پرستی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اگر اسے روکا نہ گیا۔ تو اس کی روح کا خاتمہ ہو جائے گا۔ عوام کے سامنے کسی بات کے خلاف پروٹسٹ کرنا بالکل جائز طریق ہے۔ اور اس پر اعتراض کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ بنگال پراونشل کانگرس کی طرف سے بھی آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ریزولیوشن کی مخالفت کی گئی۔

بعض پراونشل کانگرس کمیٹیوں نے اعلان کیا تھا۔ کہ اس پروٹسٹ میں حصہ لینے والے کانگرسیوں کے خلاف انضباطی کارروائی کی جائے گی۔ لیکن اس کے باوجود بعض کانگرسیوں نے ان جلسوں میں شرکت کی۔ چنانچہ بمبئی سے ۱۰ جولائی کی خبر ہے۔ کہ نو مقتدر کانگرسی رہنماؤں نے اس پروٹسٹ میں حصہ لیا۔ اور اس وجہ سے جنرل سیکرٹری پراونشل کانگرس کمیٹی کی طرف سے ان کو لکھا گیا ہے۔ کہ آپ لوگوں نے اس پروٹسٹ کی میٹنگ میں تقریریں کر کے یا پروٹسٹ کی قرارداد کے حق میں ووٹ دے کر ہدایات کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس کے متعلق اپنی پوزیشن صاف کریں۔ ورنہ انضباطی کارروائی کی جائے گی مسٹر بوس کے خلاف بھی تادیبی کارروائی کرنے کا سوال زیر غور ہے۔ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے آج رات الہ آباد میں ایک کانگرسی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر ہم ذاتی جھگڑوں میں الجھے رہے۔ تو کوئی کام نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے ذاتی جھگڑوں کو زور کے ساتھ دبا دینا چاہیئے۔ وہ عہدیداران کانگرس جو کوئی کام نہیں کرتے انہیں چاہیئے۔ کہ مستعفی ہو جائیں۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو ارباب اختیار کو چاہیئے۔ کہ انہیں مستعفی ہونے کے لئے مجبور کر دیں۔ کانگرس بے شک جمہوری جماعت ہے۔ اور آزادی رائے کی حامی ہے۔ لیکن وہ ڈسپلن کے بغیر کام نہیں کر سکتی۔ میں احتجاجی جلسوں کے انعقاد کے سخت خلاف ہوں۔ گذشتہ بیس سال سے ہم کانگرس کی تعمیر میں مصروف ہیں اور جس عمارت کو ہم نے اس قدر محنت اور قربانیوں سے تعمیر کیا ہے اسے اس طرح مسمار کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ گو میں بھی آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے فیصلوں کے حق میں نہیں ہوں۔ لیکن ایسے مظاہرات کے بھی سخت خلاف ہوں۔ موجودہ پارٹیوں کو مغلوب کر کے اگر کوئی پارٹی کانگرس پر حاوی ہو جائے۔ تو اس سے کانگرس کو سخت نقصان پہنچیگا

سرحد اور علاقہ آزاد کے مسلمانوں کا وفد حیدر آباد میں

ایک گذشتہ پرچہ میں یہ خبر دی جا چکی ہے۔ کہ حیدر آباد میں آریوں کی شورش انگیزی کے سلسلہ میں صوبہ سرحد اور آزاد علاقہ کے مسلمانوں کا ایک وفد دہلی آیا۔ اور وہاں بعض مقتدر آریہ لیڈروں سے ملاقات کرنے کے بعد وہ حیدر آباد روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچکر اس کے قائد نے ایک بیان دیا ہے۔ جس میں اس وفد کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں اس لئے بھیجا گیا ہے۔ کہ ہندو اور آریہ سماجی لیڈروں سے ملکر کوشش کریں۔ کہ ستیہ آگرہ کی یہ تحریک فوراً بند ہو جائے ورنہ ہمیں مسلمانوں کی طرف سے یہ بھی اختیار دے دیا گیا ہے۔ کہ ہندوؤں کو متنبہ کر دیں۔ کہ اگر ان کی طرف سے یہ سلسلہ جاری رہا۔ تو صوبہ سرحد اور علاقہ ماوراء سرحد میں مسلمان بھی جوابی کارروائیاں شروع کر دیں گے۔ ہم لوگ ہندوؤں سے کوئی مصالحت و مفاہمت کرنے نہیں آئے۔ بلکہ واضح الفاظ میں ان کو بتانے آئے ہیں۔ کہ اگر حضور نظام کے خلاف شر انگیزی جاری رکھی گئی۔ تو ہمارے علاقوں کے ہندوؤں کو انتقامی کارروائیوں کا تختہ مشق بننا پڑے گا۔ لاہور اور دہلی کے آریہ لیڈروں نے ہمیں تحریک کی تھی۔ کہ حیدر آباد پہنچ کر خود تمام حالات کا مطالعہ کریں۔ اور دیکھیں کہ ان کی شکایات کس حد تک جائز ہیں اور اس لئے ہم لوگ یہاں محض ہندو لیڈروں کی درخواست پر آئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب کے والیان ریاست اور فیڈریشن

شملہ سے ۱۰ جولائی کی خبر ہے۔ کہ وہاں آج کل پنجاب کے والیان ریاست کی کانفرنس مسئلہ فیڈریشن پر غور کرنے کے لئے ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس میں چند ایک بنیادی شرائط کے متعلق اطمینان کرنے کے بعد فیڈرل سکیم کو منظور کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اور یہ فیصلہ ریذیڈنٹ ریاست ہائے پنجاب کے پاس بھیجدیا گیا ہے۔ یہ کانفرنس مہاراجہ پٹیالہ کے محل میں نواب صاحب مالیر کوٹلہ کے زیر صدارت منعقد ہوئی تھی۔ مہاراجہ پٹیالہ نے ایک ریزولیوشن پیش کیا جس کا ملخص یہ ہے۔ کہ ہم لوگ فیڈریشن کو منظور کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ بشرطیکہ چند مسائل کی جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے اصطلاحات کی روشنی میں وضاحت کر دی جائے۔ یہ ریزولیوشن اتفاق آراء سے پاس ہو گیا۔ اس سے قبل دکن کی ریاستیں بھی قریباً ایسا ہی فیصلہ کر چکی ہیں اور یہ دونوں فیصلے والیان ریاست کی پاس کردہ قرارداد بمبئی کے خلاف ہیں۔ اور جس محاذ کے متعلق یہ کہا جاتا تھا۔ کہ تمام ملک کے والیان ریاست نے متحدہ و متفقہ طور پر قائم کیا ہے۔ وہ اس سے بالکل ٹوٹ جاتا ہے۔ ایوان والیان ریاست ہائے ہند کے چانسلر جام صاحب آف نواں نگر اور سر اکبر حیدری ایک مقررہ پروگرام کے ماتحت عنقریب ایک دورہ اسی قضیہ کے سلسلہ میں کرنے والے ہیں۔ اور پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے علاوہ دوسرے ذمہ وار سرکاری حکام سے بھی تبادلہ خیالات کریں گے۔ اور توقع کی جاتی ہے۔ کہ مفاہمت کی کوئی نہ کوئی راہ ضرور پیدا ہو جائے گی۔

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ فاضل محمد ولد گل محمد ذات شیخو افغان سکنہ ڈیرہ غازی خان تحصیل و ضلع ڈیرہ غازی خان غلام قادر فاضل محمد مقروضین نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈیرہ غازی خان درخواست کی سماعت کے لئے یوم منگل وار مورخہ ۱۵ ۸/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر مقروضین کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۵ ۷/۳۹

(دستخط) جناب چیئرمین صاحب بہادر مصالحتی بورڈ قرضہ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازی خان

(بورڈ کی مہر)